

سٹوڈنٹ لون (Student loan) پر ایک تحقیقی فتویٰ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم انگلینڈ جیسے ملک میں رہتے ہیں اس میں ڈگری حاصل کرنے لیے 27 ہزار تقریباً یا اس سے زیادہ گورنمنٹ سے لون لینا پڑتا ہے اور پھر حکومت وہ لون ہمارے ویز (Wages) سے کاٹتی ہے جب ہمارے ویز (Wages) مخصوص اماؤنٹ تک پہنچتے ہیں اور اگر اس اماؤنٹ سے کم ویز ہوں تو سٹوڈنٹ لون (Student loan) معاف ہو جاتا ہے اور اسی طرح ہی بندہ فوت ہو جائے یا ڈس ابلٹی کا شکار ہو جائے تو یہ لون معاف ہو جاتا ہے اور ایسے ہی مخصوص مدت تک اسے وصول کیا جاتا ہے پھر بقیہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس پر ہمیں سود دینا پڑ سکتا ہے تو کیا ایسی صورت میں سٹوڈنٹ لون (Student loan) لینا جائز ہے؟ اور دوسرا سوال یہ تھا کہ اس زیادتی کو حکومت نے اسے سود کا نام ہی دیا ہوتا ہے تو ایسی صورت میں کوئی ناجائز امر کا معاملہ تو نہیں ہوگا؟

سائل: جابر۔ (انگلینڈ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

میری تحقیق کے مطابق مسلم سٹوڈنٹس کے لیے سٹوڈنٹ لون (Student loan) لینا جائز ہے کیونکہ یہ لون (loan) گورنمنٹ سے لیا جاتا ہے اور گورنمنٹ کفار کی ہے اور کفار سے ایسا عقد کرنا (ان سے لون لے کر زیادتی کی شرط پر واپس کرنا) سود نہیں کہلاتا کیونکہ حدیث میں آیا کہ لَا رِبَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ [شرح وقایہ ج ۲ ص ۱۶۴] اگرچہ اس حدیث پاک کی سند پر کلام ہے مگر حربی کافر اور مسلمان کے درمیان ہونے والے عقد فاسد کے ذریعے مسلمان کا فائدہ حاصل کرنا ایک مضبوط اور قوی علت سے ثابت ہے۔ وہ علت یہ ہے کہ حربی کافر کا مال مباح ہے کہ لہذا مسلمان کا عقد فاسد کے ذریعے مال کافر کی رضا مندی سے لینا جائز ہے مگر جھوٹ اور دھوکہ دہی کے بغیر ہو کیونکہ ان دونوں کے درمیان سود نہیں ہے بلکہ وہ مال مباح ہے اگرچہ کفار نے اس کا نام سود رکھ دیا ہے۔

جیسا کہ ہدایہ میں ہے: "قَالَ (وَلَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ) ...وَلَنَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا رِبَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَآنَ مَالُهُمْ مُبَاحٌ فِي دَارِهِمْ فَبِأَيِّ طَرِيقٍ أَخَذَهُ الْمُسْلِمُ أَخَذَ مَالًا مُبَاحًا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ غَدْرٌ"

(الہدایہ باب الربا ج 7 ص 38)

ردالمحتار میں ہے: "فَإِنَّ لَهُ أَخَذَ مَالَهُمْ بِرِضَاهُمْ، وَلَوْ بِرِبَاٍ أَوْ قِمَارٍ لِأَنَّ مَالَهُمْ مُبَاحٌ لَنَا إِلَّا أَنَّ الْغَدْرَ حَرَامٌ، وَمَا أَخَذَ بِرِضَاهُمْ لَيْسَ غَدْرًا"

بے شک مسلم کے لیے ان کافروں کا مال ان کی رضا کے ساتھ لینا جائز ہے اگرچہ ربا یا قمار کے ذریعے ہو کیونکہ ان کا مال ہمارے لیے مباح ہے مگر دھوکا حرام ہے اور جو رضا مندی سے لیا جائے وہ غدر نہیں۔

(ردالمحتار فصل فی استئمان الکافر ج 4 ص 169)

اور مزید ردالمحتار میں مذکور ہے: "وَإِذَا دَخَلَ الْمُسْلِمُ دَارَ الْحَرْبِ بِأَمَانٍ، فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ أَمْوَالَهُمْ بِطَيْبٍ أَنْفُسِهِمْ بِأَيِّ وَجْهِ كَانَ لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الْمُبَاحَ عَلَى وَجْهِ عَرَى عَنِ الْغَدْرِ فَيَكُونُ ذَلِكَ طَيْبًا لَهُ وَالْأَسِيرُ وَالْمُسْتَأْمَنُ سَوَاءٌ حَتَّى لَوْ بَاعَهُمْ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ أَوْ بَاعَهُمْ مِئْتَةً بِدِرَاهِمٍ أَوْ أَخَذَ مَالًا مِنْهُمْ بِطَرِيقِ الْقِمَارِ فَذَلِكَ كُلُّهُ طَيْبٌ لَهُ" جب کوئی مسلمان امان لے کر دار الحرب میں داخل ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ حربیوں کا مال ان کی رضامندی سے کسی بھی طریقے سے لے کیونکہ اس نے مال مباح ایسے طریقے سے لیا جو کہ دھوکہ سے خالی ہے لہذا یہ اس کے لئے حلال ہے، قیدی اور مستامن برابر ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی نے ان پر دو درہموں کے عوض ایک درہم بیچا یا کچھ درہموں کے عوض مردار بیچا یا جوئے کے ذریعے ان کا مال لے لیا تو یہ سب اس کے لئے حلال ہے۔

(ردالمحتار کتاب البیوع باب الربا دار احیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۱۸۸)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ہاں جو مال غیر مسلم سے کہ نہ ذمی ہو نہ مستامن بغیر اپنی طرف سے کسی غدر اور بدعہدی کے ملے اگرچہ عقود فاسدہ کے نام سے اسے اسی نیت سے نہ بہ نیت ربا وغیرہ محرمات سے لینا جائز ہے اگرچہ وہ دینے والا کچھ کہے یا سمجھے کہ اس کے لئے اس کی نیت بہتر ہے نہ کہ دوسرے کی۔

(فتاویٰ رضویہ ج 17 ص 325)

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں: دس کا نوٹ اگر زیادہ کو بیچا تو ہندو مسلمان دونوں سے لینا جائز اور اگر قرض دیا اور زیادہ لینا قرار پایا تو مسلمان سے حرام قطعی اور ہندو سے جائز جبکہ اسے سود سمجھ کر نہ لے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 17 ص 327)

سود کے نام کے اطلاق سے وہ سود نہیں ہوگا: باقی رہا کہ اس سٹڈی لون پر سود کا نام بولا جاتا ہے تو اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اسے سود کہنے سے وہ سود نہ ہو جائے گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کفار مکہ سے بنام شرط باجارت حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال حاصل فرمانا حالانکہ شرط شرعاً روا نہیں، دلیل واضح ہے کہ نام ناجائز امرِ جائز کوناجائز نہیں کر دیتا، "كما افاده فی الفتح وغیرہ نقلا عن المبسوط مستدلالا لمذهبنا فی هذا الباب"

مزید آگے فرماتے ہیں: زیادت ایضاح مقام یہ ہے کہ اصل حکم حقائق پر ہے نہ کہ الفاظ پر، مثلاً اگر کوئی شخص زید سے اپنا آتا ہو الے اور اس کا نام ربا رکھے تو وہ ربا یا حرام نہ ہو جائے گا ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اس نے بے کسی ضرورت و مصلحت کے ایک جائز حلال شے کو حرام نام سے تعبیر کیا پھر اگر مصلحت ہو تو یہ قباحت بھی نہ رہے گی، کقول سیدنا ابراہیم علی نبینا الکریم وعلیہ وعلی سائر الانبیاء افضل الصلوٰۃ والتسلیم لسیدتنا سارة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا اختی "جیسا کہ سیدتنا حضرت سارہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں سیدنا حضرت ابراہیم کا فرماناکہ بیشک یہ میری بہن ہے، ہمارے نبی کریم، حضرت ابراہیم اور تمام انبیاء کرام پر بہترین دور وسلام ہو۔

( الدر المنثور بحولہ ابو یعلیٰ عن ابی سعید تحت آیہ بل فعلہ کبیر ہم منشورات مکتبہ آیۃ العظمیٰ قم ایران ۴ / ۳۲۱ )

پھر علماء نے تو یہاں مصلحت اخذ مباح تک معتبر رکھی نہ کہ مصلحت احیائے حق و ازالہ مظالم کہ بالبداہۃ اس سے ازید و اتم ہے اور بالفرض کوئی مصلحت نہ بھی ہو تاہم اس مال کے حل و طیب میں اصلاً شک نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج 17 ص 311-313)

اور سٹڈی لون میں مباح مال ہی لیا جا رہا ہے کیونکہ خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں۔

"اما یؤخذ من الحربی فی دار الحرب فمال لیس بربا" لیکن جو کچھ دار الحرب میں حربی سے لیا جائے تو وہ مباح مال ہے سود نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج 17 ص 308)

اور یہ بھی اعتراض نہ کیا جائے کہ ہمارے ایمہ نے سود کو جائز قرار دے دیا بلکہ یہاں وہ سود ہی نہیں تو اسے سود کیسے قرار دے دیا جائے جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہر گز کسی صورت ربا کو حلال نہ ٹھہرایا یہ غیر مقلدوں کا محض افتراء ہے بلکہ ان مواقع میں کہ حکم جواز ہے وجہ یہ کہ وہ ربا ہی نہیں اپنا حق یا کوئی مال مباح ایک ذریعہ جائزہ سے حاصل کرنا ہے اگرچہ بضرورت و مصلحت اس شخص نے اسے کسی لفظ سے تعبیر کیا ہو۔

(فتاویٰ رضویہ ج 17 ص 316)

اس شرط "وہ عقد مسلم کے لیے مفید ہو" کی وضاحت: باقی رہا یہ جزیہ کہ اس عقد فاسد میں مسلمان فائدہ لینے والا ہو نہ کہ کافر کو فائدہ دینے والا کیونکہ کافر کو سود دینا ناجائز ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ عقد فاسد کے ذریعہ سے کافر حربی کا مال حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقد مابین دو مسلمان ممنوع ہے اگر حربی کے ساتھ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقد مسلم کے لیے مفید ہو۔

[بہار شریعت ج ۲ حصہ ۱۱ مسئلہ نمبر ۲۹ ص ۷۷۵]

میری تحقیق کے مطابق سٹڈی لون والا عقد مسلمان کے لیے کئی وجوہ سے مفید ہے۔ کیونکہ ٹوٹل قرضہ جو ایک سٹوڈنٹ گورنمنٹ سے لیتا ہے وہ 27 ہزار پاؤنڈز ہیں اور رینٹ پر رہائش لینے والے کے لیے 27 ہزار کے ساتھ ساتھ 20 سے 24 ہزار زیادہ لون دیا جاتا ہے جو اس سٹوڈنٹ نے گریجوایشن کے بعد سے لے کر 30 سال کے اندر ادا کرنا ہوتا ہے جب اس کے سال بھر کی تنخواہ 25 ہزار سے زیادہ ہوگی مثلاً اگر گریجوایشن سے لے کر 30 سال تک اسے کوئی جوب ہی نہ ملی یا جوب تو ملی مگر اس کی سال بھر کی تنخواہ 25 ہزار سے زیادہ نہ ہوئی تو اسے ایک پاؤنڈ بھی ادا نہیں کرنا پڑے گا سب کچھ معاف ہو جائے گا۔ اس صورت میں اسے عین قرض ہی واپس کرنا نہیں پڑ رہا تو زیادتی کہاں سے واپس کرے گا اب اس ٹیبل پر غور کیجیے۔

The following table gives some examples of what your repayments might be:

Income each year before tax	Monthly salary	Approximate monthly repayment
£25,000	£2,083	£0
£27,000	£2,250	£15
£30,000	£2,500	£37
£33,000	£2,750	£60
£35,000	£2,916	£75
£40,000	£3,333	£112

$$£2,250 - £2,083 = £167$$

$$9\% \text{ of } £167 = £15$$

گریجوایشن کے بعد 30 سالوں میں اگر اس کی سال کی تنخواہ 27000 بھی لگائیں حالانکہ سال بھر میں اتنا کمانا بہت مشکل ہے تو حکومت اس کی تنخواہ میں سے ہر ماہ " 15 "پاؤنڈز کاٹے گی جو 30 سالوں کا 5400 پاؤنڈز بنتا ہے یہ بھی تب بے جب اس سٹوڈنٹ کو گریجوایشن کے فوراً بعد ایسی اچھی جوب مل جائے حالانکہ ایسا ممکن نہیں 5 سے 6 سال تو ایکسپیری اینس (Experience) حاصل کرتے کرتے گزر جاتے ہیں ۔

چلو اگر اس کی سال کی تنخواہ " 35000 "بھی ہو تو 30 سالوں میں 27000 " ادا کرے گا حالانکہ 35000 تنخواہ کی جوب (Job) حاصل کرنا جوئے شیر لانے مترادف ہے مگر اس صورت میں بھی وہ بڑی مشکل سے صرف عین قرض ہی واپس کر پایا ہے لیکن اگر اس کا قرض 50000 ہزار تھا رہائش کی وجہ سے تو پھر ساری زندگی اعلیٰ تنخواہ کے ساتھ بھی وہ گورنمنٹ سے لی ہوئی قرضہ کی رقم ہی واپس نہیں کر پائے گا چہ جائیکہ وہ اس پر زیادہ رقم رقم ادا کرے۔

الغرض قرض پر زیادتی کی ادائیگی والی صورت بہت نادر ہے ۔

بہر حال اگر کسی مسلمان کو بہت ہی اعلیٰ جوب مل جائے اور اسے کچھ زیادتی ادا کرنی پڑ جائے تو پھر بھی مال کے اعتبار سے قرض لے کر پڑھنے کی صورت میں مسلم کا ہی فائدہ ہے کہ اس ڈگری کی وجہ سے کسی اچھی جوب کا اہل بن گیا اور اگر وہ قرض نہ لیتا تو کبھی بھی اس جوب کا اہل نہ بن سکتا اور انگلینڈ میں سوائے ٹیک ویے ( Take way)، ٹیکسی یا لوگوں کے گھروں میں لیٹر پھینکنے جیسی جوبز کے علاوہ اسے کوئی اچھی جوب نہ مل پاتی۔ لہذا ان وجوہات کی وجہ سے تعلیم کے لیے حکومت سے لون لینا جائز ہے اور یہ ایسا عقد ہے جو مسلمان کے لیے مفید ہے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 2-11-2018

## A researched verdict regarding student loans

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

### QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: I live in the likes of the U.K. and one usually has to take out a loan of approximately £27,000 or even more, then the government deducts this from the wage later on when it reaches a specific threshold. If the wage is less than this threshold, then the student loan does not need of paid off. Likewise, if someone passes away or has a disability, the student loan is also wiped off in this case. Similarly, if it is not paid off within a certain time period, the remaining is wiped off. Sometimes we may have to pay interest when paying back, so in this case is it permissible to take out a student loan, also the second question is that the government actually regards this extra amount we have to pay back as interest, so there's no impermissible matter occurring in this case is there?

Questioner: Jabir from U.K.

### ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم  
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

According to my research, Muslim students may apply for a student loan from the government, and to take out a loan from a non-Muslim government is permissible, because this is for a loan and to contract such an agreement (taking out a loan from them on the condition of paying back more) is not regarded as interest, because it has been mentioned in Hadīth that,

"لَا رِبَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرَبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ"

[Sharh Wiqāyah, vol 2, pg 164]

Even though there is discussion regarding the chain of narration of this blessed Hadīth, however a Muslim benefiting from a harbī non-Muslim<sup>1</sup> via an irregular contract is established from a very strong and solid reason. The reason is that the wealth of a harbī non-Muslim is mubāh [permissible], thus it permissible for a Muslim to consensually receive wealth from a non-Muslim via an unsound contract, but only when there is no deception or lying. This is because there is no usury (interest) between the two, rather this wealth is permissible, even though the government itself regards it as interest. Just as it is stated in al-Hidāyah,

---

<sup>1</sup> A non-Muslim not under Islamic Law.

"قَالَ (وَلَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ) ...وَلَنَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا رِبَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ  
وَلَأَنَّ مَالَهُمْ مُبَاحٌ فِي دَارِهِمْ فَبِأَيِّ طَرِيقٍ أَخَذَهُ الْمُسْلِمُ أَخَذَ مَالًا مُبَاحًا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ غَدْرٌ"

[al-Hidāyah, vol 7, pg 38]

Furthermore, it is stated in Radd al-Muhtār,

"فَإِنَّ لَهُ أَخْذَ مَالِهِمْ بِرِضَاهُمْ، وَلَوْ بِرِبَا أَوْ قِمَارٍ لِأَنَّ مَالَهُمْ مُبَاحٌ لَنَا إِلَّا أَنَّ الْغَدْرَ حَرَامٌ، وَمَا أَخْذَ بِرِضَاهُمْ لَيْسَ غَدْرًا"

"Without doubt, it is permissible for a Muslim to receive wealth from a non-Muslim with his consent, even if it is via interest or gambling, because their wealth is permissible for us. However, deception is harām, and anything which is accepted with their consent is not deception."

[Radd al-Muhtār, vol 4, pg 169]

It is further stated in Radd al-Muhtār,

"وَإِذَا دَخَلَ الْمُسْلِمُ دَارَ الْحَرْبِ بِأَمَانٍ، فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ أَمْوَالَهُمْ بِطَيْبِ أَنْفُسِهِمْ بِأَيِّ وَجْهِ كَانَ لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الْمُبَاحَ عَلَى وَجْهِ عَرَى عَنِ الْغَدْرِ فَيَكُونُ ذَلِكَ طَيِّبًا لَهُ وَالْأَسِيرُ وَالْمُسْتَأْمَنُ سَوَاءٌ حَتَّى لَوْ بَاعَهُمْ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ أَوْ بَاعَهُمْ مَيْتَةً بِدِرْهَامٍ أَوْ أَخَذَ مَالًا مِنْهُمْ بِطَرِيقِ الْقِمَارِ فَذَلِكَ كُلُّهُ طَيِّبٌ لَهُ"

"If a Muslim enters a non-Muslim governance in the state of safety, then there is no problem in accepting wealth from non-Muslim harbīs with their consent via any method, because he has taken permissible wealth free from any form of deception, thus it is halāl for such Muslim. A prisoner and a free person are both equal, up to the extent that if someone sold them a dirham in exchange for two, or sold them carrion [dead meat] in exchange for some money, or took their wealth via gambling; these are all halāl for such Muslim."

[Radd al-Muhtār, vol 4, pg 188]

Sayyidī Alā Hazrat Imām Ahmad Ridā Khān, upon whom be infinite mercies, has stated that, yes, it is permissible to receive wealth from a non-Muslim - not a dhimmī<sup>2</sup> or musta'min<sup>3</sup> - without any deception or breach of promise from one's own end, albeit it being via an irregular contract, but only with this intention and not with the intention of interest or other prohibited matters, etc. Even if the one giving regards it as something else or considers that what he is saying is credible and not the other. [For example, when the government regard it as interest, and we say it is not interest, the government still regards it as interest, regardless of whether we call it interest or not].

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 17, pg 325]

He also states in another place that if a £10 note was sold for more, then it is permissible to take this from both a Hindu or Muslim. If someone gave a loan and the

<sup>2</sup> A non-Muslim living in a Muslim governance paying tax & under legal protection.

<sup>3</sup> A non-Muslim harbī under short term protection but not paying tax.

one had to pay back extra, then this is definitively harām from a Muslim but permissible from a Hindu, provided that he is not taking it with the intention of interest.

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 17, pg 327]

It will not become interest just by calling it interest:

The only thing which remains to discuss is that this student loan is regarded as having interest, so the ruling according to sharī'ah is that it will not become interest just by calling it interest.

Sayyidī Alā Hazrat Imām Ahmad Razā Khān, upon whom be infinite mercies, states, while concluding from a Hadīth, that the honorary personality, the Leader of the believers, the Leader of the pious, Sayyidunā Abū Bakr Siddīq, may Allāh Almighty be pleased with him, attained wealth from the non-Muslims of Makkah on the condition of permission from the Noble Master of mankind ﷺ. However, placing conditions is not proper according to Sharī'ah. The proof is clear that regarding a permissible action as impermissible does not cause it to become impermissible. Just as what is mentioned in al-Fath, etc taken from al-Mabsūt derived for our school of thought in regards to this chapter.

He further states that when further clarifying something, the actual ruling applies to the reality of something, not on the names of it, for example, if someone is known by the name Zayd, and then he is named "interest", he himself will not become interest or harām for that matter. Yes, the only wrongness in this is that a permissible & halāl thing was named something harām without any need or purpose. If there is a purpose, then this wrongness will no longer remain either, just like what Sayyidunā Ibrāhīm, upon whom be the utmost blessings & salutations of perfection and upon all the other Prophets, stated regarding Sayyidah Sārah, may Allāh Almighty be content with her, that indeed she is my sister.

[al-Durr al-Manthūr, vol 4, pg 321]

Then the scholars have actually regarded the matter of taking permissible wealth for a certain cause as credible, let alone a purpose which is to spread the truth and eradicate any wrongness, as this is clearly more of a reason for it to be credible to take permissible wealth. Even then, hypothetically speaking, if there is no actual purpose for taking this wealth, in essence, we still do not doubt the lawfulness and purity of this wealth.

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 17, pg 311-313]

In the case of a study loan, it is actually permissible wealth which is received, because Alā Hazrat Imām Ahmad Ridā Khān, upon whom be countless mercies, states,

"اما يؤخذ من الحربى فى دار الحرب فمال مباح ليس بربا"

“Whatever is given in a non-Islamic governance from a Harbī is permissible wealth; it is not interest.”

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 17, pg 308]

Also, the following objection is not to be made nor can it be made that our Imāms have made interest permissible. Rather, it is not actually interest here, so how can it be regarded as interest, just as Sayyidī Alā Hazrat, the Imām of the Ahl-e-Sunnat, Imām Ahmad Razā Khān, upon whom be infinite mercies, states that our Imāms have never ever regarded interest as halāl in any case; this is mere lie & deception from the ghayr muqallids<sup>4</sup>. Rather, the ruling in such occurrences is of permissibility - the reason for this is that it is not actually interest; such a person is only fulfilling his own right or attaining permissible wealth via a permissible method, even if, in the case of a certain need, the one giving has regarded this money as anything [e.g. interest, etc].

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 17, pg 316]

Clarification to the condition of “the contract is beneficial to a Muslim”:

What remains to discuss is the particular rule of the one attaining benefit from this irregular contract is a Muslim, not giving benefit to a non-Muslim, because it is impermissible to give interest to a non-Muslim. Just as it is stated in Bahār-e-Sharīʿat that it is not prohibited to accept & receive wealth from a non-Muslim in the case of an unsound contract. In other words, the contractual agreement which is prohibited between two Muslims, if done with a non-Muslim Harbī, is not prohibited, on the condition that this agreement provides some benefit for the Muslim.

[Bahār-e-Sharīʿat, vol 2, part 11, pg 775]

According to my research, the agreement in a student loan provides many many benefits for Muslims.

This is because the total loan that a student takes out from the government is approximately £27,000 and a further loan [aka maintenance loan] is given alongside this in order to cover the cost of rent, living expenses, etc. which is approximately £20,000-£24,000. A student is required to start paying this back only after graduation within a 30 year period and only when their yearly wage is above £25,000. For example, if a student is jobless all the way from graduation up until the next 30 years, or he finds a job but the yearly wage does not exceed £25,000, then such a student will not need to pay back even a penny; it is all wiped off. In the aforementioned case,

---

<sup>4</sup> Those who do not believe in following any Imām.



he does not even need to pay back the actual loan itself, so how can it be that he is paying back anything extra. Please take a look at the table shown below.

The following table gives some examples of what your repayments might be:

Income each year before tax	Monthly salary	Approximate monthly repayment
£25,000	£2,083	£0
£27,000	£2,250	£15
£30,000	£2,500	£37
£33,000	£2,750	£60
£35,000	£2,916	£75
£40,000	£3,333	£112

$$£2,250 - £2,083 = £167$$

$$9\% \text{ of } £167 = £15$$

For instance, even if the wage for a graduate is £27,000 per year after completing university for at least 30 years, even though achieving a wage of £27,000 itself is quite a feat in the current climate, then the government will deduct only £15 each month, which after 30 years equates to £5,400. Even then, this is only if a student receives a job of this calibre straight after graduation, though this is next to impossible due to the fact usually one is required to have 5-6 years of relevant experience in that particular field, so this amount of time will be spent gaining this.

Well even if one's wage is £35,000 per annum, the amount which would have been paid back in 30 years equates to £27,000, even though achieving this is equal to accomplishing the impossible, however, even in this case someone is able to pay back only the full loan amount in a very difficult scenario. Though if his loan was of £50,000 due to accommodation, etc then he will still not be able to pay back the amount loaned from the government in its entirety, even with a highly paid job, let alone paying back anything extra.

In short, the case of paying back any extra amount on top of the loan is very rare.

Even if a Muslim does receive a post with a high-paying salary and it actually results in him paying anything extra, even in the case of taking out a loan and studying, a Muslim does in fact benefit in terms of the end gain & result, as he will become qualified for a decent job due to having a degree. If he did not take the loan, then he would not be eligible for such a job, and would not be able to receive a good job in the U.K. other than the standard, kind such as working in takeaways, taxis, posting leaflets, etc. Thus,

due to these reasons, it is permissible to take a loan from the government for the purpose of studying, and this is such a contractual agreement which is beneficial for a Muslim.

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم  
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

**Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri**

Translated by Haider Ali